22457-اذکار ودعاؤں میں معین عدد کی تحدید

سوال

اگر شریعت میں تحدید نہ کی گئی ہو تو کیا اذکار اور دعاؤں کی تحدید کرنا جائز ہے، مثلا یالطیف (29) بار اور یا قہار (306) اور حسبنا اللہ و نعم الوکیل (450) بار ایک کہنا یا کہ ایسا کرنا صحیح نہیں، کیونکہ کتاب وسنت میں مجھے تو اس کے استعمال کے جواز کی کوئی دلیل نہیں ملی ؟

پسندیدہ جواب

یہ کلمات اور اذکار اس محدود عدد میں ذکر کرنے کی کوئی اساس اور دلیل نہیں اور نہ ہی صحیح ہیں، غالبا یہ بعض بدعتی قسم کے لوگوں کی بلکہ صوفیوں کی جانب سے تحدید کی گئی ہے وہ اپنی جانب سے اذکار اور ورد کی تحدید کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اگر کوئی یہ کلمات اتنی بار پڑھے تو اسے اتنا اجر و ثواب حاصل ہوگا اور اس کا فلاں کام ہوجائیگا، اور اس کی حفاظت ہوگی، اور جو فلاں ورد کریگا اسے اتنے لاکھ نیکیاں ملیں گی.

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ ان امور میں شامل ہے جن کا وحی کے بغیر جاننا ممکن نہیں، اس میں قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ اذکار اور دعائیں دو قسموں پر مشتمل ہیں :

پہلی قسم :

وہ اذکار جو کتاب وسنت میں وارد ہیں اور کسی وقت یا جگہ یا حالت کے ساتھ مقید ہیں، تو یہ قسم اسی طرح ادا کی جائیگی جس طرح وہ وارد ہے اور جس جگہ اور جس وقت اور حالت یا الفاظ میں بیان ہوا ہے وہیں اور اسی طرح ادا کی جائیگی یا کسی ہیئت میں آئی ہے وہ بغیر کسی کمی و زیادتی کے اسی طرح دعا پڑھی جائیگی.

دوسری قسم :

ہر وہ دعا اور ذکر جو مطلق ہے اور اسے کسی وقت یا جگہ کے ساتھ مقید نہیں کیا گیا : اس کی دو حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

وہ دعا اور ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اور وارد ہو تو وہی الفاظ ادا کیے جائینگے اور اس کے لیے کوئی وقت یا جگہ یا عدد کی تحدید نہیں کی جائیگی.

دوسری حالت :

وہ ذکر اور دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو ثابت نہ ہو بلکہ دعا کرنے والا شخص اپنی جانب سے ادا کرے یا پھر وہ سلف سے منقول ہو تو بندے کے لیے یہ دعا اور ذکر پانچ شروط کے ساتھ جائز ہوگا :

1–وہ بہتر اور اچھے الفاظ اختیار کرے، کیونکہ یہ بندے کا اپنے رب اور معبود کے ساتھ مناجات کا مقام ہے.

2–وہ الفاظ عربی معانی کے موافق ہوں.

3–وہ دعاء کسی بھی شرعی محذور وممانعت سے خالی ہو، مثلا یہ کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے سے مدد طلب کرنے وغیرہ پر مشتمل نہ ہو.

4–وہ مطلقا ذکر اور دعاء میں سے ہو اسے کسی وقت یا جگہ یا حالت کے ساتھ مقید نہ کیا جائے.

5–وہ اسے سنت اور طریقہ نہ بنا لے کہ اس کی مواظبت اور التزام کرے اور تسلسل کے ساتھ ادائیگی کرنا شروع کردے. اھ

ماخوذ از کتاب: تصحیح الدعاء للشیخ بکر ابو زید (42) کچھ تصرف کے ساتھ.

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر سوال میں مذکور الفاظ تو شرعی ہیں اور کتاب وسنت میں وارد ہیں، لیکن انہیں اس تعداد میں محدود کرنا بدعت ہے. جس کا التزام کرنا صحیح نہیں، بلکہ انسان دعاء کے دوران ان صفات کا واسطہ دے کر اپنے رب سے مناجات کرے اور اس کے علاوہ باقی سب اسماء اللہ کے ساتھ دعا مانگے، کسی اسم کے معین عدد اور جگہ کی اپنی جانب سے تحدید مت کرے.

بلکہ جو شریعت میں مخصوص اور محدود وارد ہو اس پر ہم التزام کریں، اور جو وارد نہیں اسے ہم اپنی جانب سے مخصوص نہیں کرسکتے، کیونکہ یہ مقام نبوت پر تعدی اور ظلم وزیادتی شمار ہوگی.

واللہ اعلم.